© rasailojaraid.com

خطوط و نکات

''آیا یہ قول حضرت یوسفؑ کا ہے یا عزیز مصر کی بیوی کا؟''

ایک قاری کا استفسار اور مدیر حکمتِ قرآن کا جواب

محترم ڈاکٹر ابصار صاحب —— السلام علیکم

حکمت قرآن' جولائی۔ستمبر ۲۰۱۵ء میں ''حقیقتِ دین'' کے موضوع پر ''قرآن کریم اور فطرتِ انسانی'' از نذیر احمد علائی (صفحہ ۶۱) سورۂ یوسف کی آیت ۵۳ کے ترجمہ کے شروع میں بریکٹ کے اندر 'اس عورت نے کہا' اور ترجمہ میں ''اور میں اپنے نفس کو بری قرار نہیں دیتی'' کی صحت وحقیقت درکار ہے۔کیا یہ واقعی عورت (زلیخا) کا ہی کلام ہے یا مرد حضرت یوسف علیہ السلام کا؟ ہم تو آج تک اسے حضرت یوسف علیہ السلام کا ہی کلام 'سنتے' سمجھتے اور پڑھتے آئے ہیں۔تکلیف معاف۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائیں' ضرور صحیح تعبیر سے تحریری طور پر آگاہ فرمائیے گا۔

ابوعبداللہ مجاہد
مرکز طیبہ' مرید کے ضلع شیخوپورہ

محترم ابوعبداللہ مجاہد صاحب —— السلام علیکم ورحمۃ اللہ

امید ہے کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہوں گے۔

آپ نے اپنے مراسلے میں سورۃ یوسف کی آیت ۵۳ کے بارے میں استفسار کیا ہے۔اس سلسلے میں عرض ہے کہ سورۃ یوسف کی آیت ۵۳ کے بارے میں سلف سے ہی اختلاف چلا آرہا ہے کہ آیا یہ قول حضرت یوسف علیہ السلام کا ہے یا عزیز مصر کی بیوی کا۔لہٰذا جب اختلاف سلف سے ثابت ہو تو کوئی مفسر دلائل کی بنیاد پر کسی بھی قول کو ترجیح دے سکتا ہے۔

ہم ذیل میں تفسیر ابنِ کثیر میں صفحہ ۶۵۶ پر درج سورۃ یوسف کی آیت ۵۳ کی تفسیر لکھ رہے ہیں' اُمید ہے آپ اسے مفید پائیں گے۔

> ''(آیت:۵۳) عزیز مصر کی بیوی کہہ رہی ہے کہ میں اپنی پاکیزگی بیان نہیں کر رہی' اپنے آپ کو نہیں سراہتی۔نفسِ انسانی تمناؤں اور بری باتوں کا مخزن ہے۔اس میں ایسے جذبات اور شوق اچھلتے رہتے ہیں۔وہ برائیوں پر اُبھارتا رہتا ہے' اسی کے پھندے میں پھنس کر میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا...... یہ قول عزیز مصر کی عورت کا ہی ہے۔یہی بات زیادہ مشہور ہے اور زیادہ لائق ہے اور واقعہ کے بیان سے بھی زیادہ مناسب ہے۔اور کلام کے معنی کے ساتھ بھی زیادہ موافق ہے۔امام ماوردی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اسے وارد کیا ہے۔اور علامہ ابوالعباس حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تو اسے ایک مستقل تصنیف میں بیان فرمایا ہے اور اس کی پوری تائید کی ہے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ قول

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ لیعلم سے اس دوسری آیت کے ختم تک انہی کا فرمان ہے۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے تو صرف یہی ایک قول نقل کیا ہے۔ چنانچہ ابن جریر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بادشاہ نے عورتوں کو جمع کر کے جب ان سے پوچھا کہ کیا تم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بہلایا یا پھسلایا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حاشاللہ ہم نے اس میں کوئی برائی نہیں دیکھی۔ اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے اقرار کیا کہ واقعی حق تو یہی ہے۔ تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا' یہ سب اس لیے تھا کہ میری امانت داری کا یقین ہو جائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا: وہ دن بھی یاد ہے کہ آپ نے کچھ ارادہ کرلیا تھا؟ تب آپ نے فرمایا: میں اپنے نفس کی براءت تو نہیں کر رہا! بے شک نفس برائیوں کا حکم دیتا ہے۔ الغرض ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ کلام حضرت یوسف علیہ السلام کا ہے' لیکن پہلا قول یعنی اس کلام کا عزیز کی عورت کا کلام ہونا ہی زیادہ قوی اور زیادہ ظاہر ہے۔ اس لیے کہ اوپر سے انہی کا کلام چلا آ رہا ہے جو بادشاہ کے سامنے سب کی موجودگی میں ہو رہا تھا۔ اُس وقت تو حضرت یوسف علیہ السلام وہاں موجود ہی نہ تھے۔ اس تمام قصے کے کھل جانے کے بعد بادشاہ نے آپ کو بلوایا۔''

شکریہ' والسلام

عاطف وحید' انچارج' شعبہ تحقیق اسلامی

بقیہ: فہم القرآن

یٰقَوْمِ : اے میری قوم	اعْمَلُوْا : تم لوگ عمل کرو
عَلٰی مَكَانَتِكُمْ : اپنی جگہ پر	اِنِّیْ : بے شک میں (بھی)
عَامِلٌ : ایک عمل کرنے والا ہوں	فَسَوْفَ : تو عنقریب
تَعْلَمُوْنَ : تم جان لو گے	مَنْ : (کہ) کون ہے
تَكُوْنُ : ہوگا	لَهٗ : جس کے لیے
عَاقِبَةُ الدَّارِ : گھر کا (اچھا) انجام	اِنَّهٗ : حقیقت یہ ہے کہ
لَا يُفْلِحُ : فلاح نہیں پاتے	الظّٰلِمُوْنَ : ظلم کرنے والے

نوٹ : آیت ۱۳۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں اور جنوں' دونوں میں رسول آئے تھے' لیکن اس ضمن میں علماء کی آراء مختلف ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ رسول اور نبی صرف انسان ہی ہوئے ہیں' جنوں میں سے کوئی بلاواسطہ رسول نہیں ہوا۔ بلکہ ایسا ہوا ہے کہ انسانی رسول کا کلام اپنی قوم کو پہنچانے کے لیے جنوں میں کچھ لوگ ہوتے تھے' جو درحقیقت رسولوں کے قاصد اور پیغامبر ہوتے تھے۔ مجازی طور پر ان کو بھی رسول کہہ دیا جاتا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انسانوں میں انسانی رسول آتے تھے اور جنوں میں انہی میں سے رسول ہوتے تھے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپؐ کو سارے عالم کے انسانوں اور جنوں کا رسول بنا کر بھیجا گیا اور وہ بھی کسی ایک زمانے کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک پیدا ہونے والے تمام جن وانس آپؐ کی امت ہیں۔ ایک اور رائے یہ ہے کہ جب یہ ثابت ہے کہ انسانوں سے پہلے زمین پر جن آباد تھے اور وہ بھی انسانوں کی طرح احکامِ شرع کے مکلف ہیں تو ازروئے عقل ضروری ہے کہ ان میں بھی رسول اور پیغمبر ہوں۔ (معارف القرآن)

© rasailojaraid.com